یا اللہ　　　اللہ اکبر　　　الحمد للہ　　　یا محمد

الحق یعلو ولا یعلی

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

روئداد مناظرہ

جو مابین اہل السنۃ والجماعت

و فرقہ نجدیہ دیوبندیہ

جو بتاریخ ۲۰ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ مطابق ۲۴ جولائی ۱۹۳۲ء

بمقام باغ لانگے خان منعقد ہوا

جسے

کارکنان انجمن حزب الاحناف ملتان نے بغرض افادہ اہل اسلام

اقبال الیکٹرک پریس ملتان شہر اندرون لوہاری دروازہ میں

باہتمام ایم محبوب احمد پرنٹر پبلشر و مالک مطبع کے چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولوی عطاء اللہ بخاری کانگرسی کا مناظرہ سے انکار

مولوی ابوالوفا شاہجہانپوری کی بیکسی ابوالقاسم شاہجہانپوری کی بے بسی اور مولانا جناب ابوالفتح لکھنوی و جناب مولانا ابوالاسد بریلوی کے مقابلہ میں تمام دیوبندی

کا نشۂ شیخی ختم

ملتان میں ایک مدت دراز سے کانگرسی مولوی عطاء اللہ بخاری تبلیغ وہابیت کر رہے تھے۔ اور دیوبندی وہابیوں کے عقائد کفریہ مسلمانوں میں پھیلا رہے ہیں۔ انکی بدزبانی اور دریدہ گوئی میں آپ مشتاق ہیں۔ حضرات اولیاء کرام و صوفیائے عظام رضی اللہ عنہم و بزرگان دین کی بے ادبی گستاخی میں اسرف ہوتی رہی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خلفاء کی گستاخیں اور کبھی پاک پٹن شریف بابا صاحب کے جنتی دروازہ کو جہنمی دروازہ کہا اور اپنے پیر حضرت شاہ جمال نبوت زبان پیر مہر علیشاہ صاحب کو بھی غلطی پر ٹھیرایا۔ وہابیہ دیوبندیہ گستاخان بارگاہ رسالت کی تعریف و توصیف کے خطبے پڑھے۔ کبھی حضرات علمائے اہل سنت کو گالیاں دیں۔ غرض مسلمانان ملتان میں ایک ہیجان برپا ہوگیا تھا۔ ارکین انجمن حزب الاحناف ملتان نے مسلمانوں کو رشد و ہدایت کا درس دینے اور مذہبی ڈاکوؤں سے ان کے ایمانوں کی حفاظت کرنے کیلئے بتاریخ ۲۱ر ۲۳ر ۲۴ر ربیع الاول شریف ۱۳۵۲ھ شریف ایک عظیم الشان جلسہ بمقام باغ لانگے خاں منعقد کیا۔ اور ہندوستان و پنجاب کے اکابر علمائے کرام و مشاہیر صوفیائے کرام کو دعوت دی۔ اور حضرات ذیل تشریف فرما ہوئے۔

۱۔ حضرت علامہ ابوالمحامد مولانا سید محمد شاہ صاحب محدث کچھوچھہ شریف۔

۲۔ حضرت مولانا نعیم الدین صاحب صدر آل انڈیا سنی کانفرنس مراد آباد۔

۳ - صدر الشریعہ حضرت مولانا امجد علی صاحب صدر المدرسین بریلی -

۴ - مجمع البحرین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب - سیالکوٹ

۵ - حضرت عارف کامل مولانا فیض محمد صاحب شاہ

۶ - حضرت مولانا فضل حق صاحب ڈیرہ غازیخان

۷ - حضرت شیر بیشہ سنت مولانا ابو الفتح قادری حشمت علی خان صاحب لکھنوی

۸ - حضرت الوالد سید مولانا محمد عبد الحفیظ صاحب صدر المدرسین تبلیغ الاحناف امرتسر

۹ - حضرت علامہ زمان مولانا نواب الدین صاحب امرتسر

۱۰ - حضرت مولانا سردار احمد صاحب بریلوی -

حضرت قبلہ قدوۃ السالکین حاجی حافظ صوفی پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم - بوجہ علالت طبع تشریف نہ لا سکے - نیز حضرت مولانا ابو البرکات سید احمد صاحب ناظم حزب الاحناف ہند لاہور - بھی بتقریب شادی عزیزی تشریف لیجانے کے باعث تشریف نہ لا سکے -

حضرات علمائے کرام نے اپنے کلمات طیبات سے مسلمانوں کے ایمانوں کو تازہ کیا - اہل باطل نے جو کفر اور بد مذہبی کی گھٹائیں افق اسلام پر قائم کر رکھی تھیں - ان کے پرخچے اڑا کر رسالت حضرت سرکار دو عالم صلعم اہل بیت عظام و اصحاب کرام و اولیاء ذیشان کے صحیح شان و ادب و محبت سے آگاہ کرتے ہوئے مسلمانوں کے دلوں میں اصلی روحانیت پیدا کر دی -

حاضرین جلسہ کے بے حد اصرار پر جلسہ کیلئے ایک دن اور اضافہ کیا گیا - چاروں یوم نہایت شان و شوکت سے جلسہ بخیر و خوبی ہوتا رہا -

ہندوستان و پنجاب کے اکابرین و مشاہیر عظام کی ملتان میں تشریف آوری کی اور علاوہ گرمی کی جولانی میں اس قسم کے عدیم النظیر اجتماع پر ہر قسم حسن انتظام منتظمین امر

بریلوی نے باجازت صدر اہل سنت قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ ملتان میں آپ نے وہابیت
کا بیج بویا ہے۔ آپنے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا اور میرے ایمانوں پر حملے کئے۔ علمائے دیوبندیہ کی
تبلیغ کی تو آپکو ہی مناظرہ کرنا چاہیئے۔ آپ تو شیر پنجاب کہلاتے ہیں میدان مناظرہ میں آنے
سے کیوں ڈرتے ہیں۔ شیر کہلا کر لومڑی کیوں بنتے ہیں۔ اگر آپ میں طاقت مناظرہ نہیں تو آپ
ایک تحریر لکھدیجئے۔ کہ مجھ میں مناظرہ کی طاقت نہیں اور میں نے بیجا آئندہ پھر کسی جگہ وہابیت کی
تبلیغ ہرگز نہ کریں۔ اسکے کیا معنے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو گمراہ تو آپ کریں۔ جب مسلمان آپ سے
آپکے مذہبی باطلہ پر دلائل کا مطالبہ کریں تو آپ دوسروں کے کندھوں پر بندوق رکھکر
چھوڑنا چاہیں۔ اپنا جوا دوسرے کے گردن پر رکھدیں۔ اسکا جواب مولوی عطاءاللہ کچھ
نہ دے سکے۔ اور انکی جہالت اور ناقابلیت سارے مجمع پر روشن ہو گئی۔ ساری پبلک
اونپر نفرین اور ملامت کر رہی تھی۔ اور تمام مجمع اون سے مطالبہ کر رہا تھا۔ کہ مولوی عطاءاللہ
تم خود مناظرہ کرو۔ ہم کسی دوسرے کو نہیں جانتے۔ تمنے ہمارے ایمان لٹانے کی کوشش کی
ہے۔ اور علمائے سنت کو چیلنج دیئے ہیں۔ اسوقت مناظرہ سے گریز کیوں ہے۔ جب شیران
حق کو مقابلہ کیلئے بلایا تھا۔ اب وہ تشریف لائے ہیں۔ انکے سامنے سے کیوں بھاگتے ہو
مولوی عطاءاللہ ایک مجسمہ بے جان بنے ہوئے کھڑے تھے۔ اپنی شوخی طراری بھول
گئے تھے۔ اور بیکسی کے عالم میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھ رہے تھے۔
مولانا ابوالاسد کی شیرانہ گرج نے انکے کلیجہ میں دہشت (دہل) ڈالدی تھی۔ اونکا
اٹھنا کودنا قال سے بڑھکر نقلیں کرنا۔ سب کچھ انہیں فراموش ہو چکا تھا۔ قریب ڈھائی
گھنٹہ تک مولانا ابوالاسد صاحب کا مولانا عطاءاللہ پر یہی مطالبہ رہا مگر مولوی عطاءاللہ مناظرہ کے
لئے تیار نہ ہو سکے۔ اور سارے مجمع نے انکی جہالت کمزوری اور بیکسی کو اپنی آنکھوں سے
دیکھ لیا۔ بالآخر یہ کہکر بھاگنا چاہا۔ کہ مجھے دیوبندیوں سے کوئی تعلق نہیں انہوں نے کفریات
بکے ہیں۔ تو ان سے مناظرہ کرو۔ اسپر سارے مجمع نے انکے منہ میں جھٹ کہدیا۔ کہ تمنے ہم

سب کے سامنے دیوبندی مولویوں کو علانیہ کافر کہا۔ انکی دروغ سرائی کی۔ انکے عقائد کفریہ
کو ہمارے سامنے عقائد حقہ بتا کر پیش کیا۔ پھر اب دیوبندیوں سے اپنی بے تعلقی بتا رہا
فرار ہے۔ بالآخر خان بہادر جناب چوہدری نادر خاں صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تشریف
لائے۔ اور صدر مولوی قاضی فیض رسول صاحب نے فرمایا کہ اگر مولوی عطاء اللہ مناظرہ نہیں
کر سکتے تو انہیں چھوڑ دیجئے۔ میں نے فیصلہ کر لیا اب جس مناظرہ کو وہ اپنی طرف سے پیش
کریں۔ اسی کے ساتھ مناظرہ کر لیجئے۔ قاضی فیض رسول صاحب صدر اہل سنت نے اس بات
کو فراخ دلی سے منظور کر دیا۔ اور حضرت مولانا ابو الاسد مولوی عبد الحفیظ صاحب نے
اعلان فرمایا۔ کہ ہماری طرف سے مناظر شیر بیشہ سنت جناب ابو الفتح قاری مولوی حشمت علی
خانصاحب لکھنوی ہونگے۔ عطاء اللہ صاحب نے مولوی ابو الوفا شاہجہانپوری کو پیش
کیا۔ بارہ بجے کے بعد دونوں مناظروں کی باہم گفتگو شروع ہوئی مگر پھر بھی مولوی ابو الوفا دیوبندی
شاہجہانپوری نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح فضولیات پر گفتگو ہوتی رہے۔ اور اسی طرح
وقت خارج ہو جائے۔ اور عقائد کفریہ دیوبندیہ پر مناظرہ نہ ہونے پائے۔ پہلے اس پر
گفتگو چھیڑی کہ مدعی ہم ہونگے۔ اور ہماری پہلی تقریر ہوگی۔ شیر بیشہ سنت نے فرمایا کہ مناظرہ
رشیدیہ کے صفحہ ۱۹ پر لکھا ہے۔ کہ المدعی من نصب نفسہ لاثبات الحکم
بالدلیل او البینۃ یعنی مدعی وہ ہے جو اپنے نفس کو حکم کے ثابت کرنے کیلئے قائم
کرے۔ دلیل سے یا بینہ سے تو ہمارا دعویٰ ہے کہ رشید احمد گنگوہی نے اللہ جل شانہٗ
کو جھوٹا کہا ہے۔ قاسم نانوتوی نے ختم النبوت کا انکار کیا۔ اور خلیل احمد انبیٹھی نے شیطان
کے علم کو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد بتایا۔ اور اشرف علی تھانوی نے حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں جانوروں چارپایوں کے علم کے مثل بتایا
لہٰذا یہ چاروں پیشوایان دیوبندیہ کافر مرتد بے ایمان ہیں آج ہم اس دعوے پر دلائل
قاطعہ پیش کرینگے۔ اور آفتاب سے زیادہ روشن براہین قاطعہ سے اسکا ثبوت دینگے۔